از قلم حکیم قاری محمد عمران مغل
بی۔اے

انسانی بدن کے اعضا اور ان کے منافع

سرجری کے بغیر آج کے دور میں ایک اچھا معالج بننا بہت مشکل ہے مگر سرجری کو سمجھنے کے لیے منافع الاعضاء کا علم ہونا اس سے بھی ضروری ہے بلکہ پرانے معالجوں نے سرجری کو آسان بنانے کے لیے منافع الاعضا کی شاخ کی بنیاد رکھی ۔ چنانچہ منافع الاعضا سے پتا چلتا ہے کہ آدمی کا جسم ایک ایسے شہر سے ملتا جلتا ہے جس کا نظم ونسق اعلیٰ درجہ کا ہو جیسے ایک شہر میں بہت سے محلے ہوتے ہیں بالکل اسی طرح جسم میں بھی الگ الگ عضو اور حصے قدرت نے بنائے ہیں۔ گویا یہ الگ الگ محلے اور بستیاں ہیں پھر ایک محلہ میں کئی مکان ہوتے ہیں اسی طرح ہر عضو میں گھر کی طرح خلیے ہوتے ہیں جس سے وہ بنا ہوا ہوتا ہے۔ ان گھروں میں زندگی کے اجزاء رہائش پذیر ہیں جو مل جل کر اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں جس سے سارے شہر (جسم) کا کام بھی چلتا ہے پھر ہر محلہ (یعنی عضو) کی اپنے کام کی تقسیم مقرر ہے اور تمام تقسیم شدہ کاموں کے چلنے سے سارے شہر (جسم) کا کام بخوبی چلتا رہتا ہے پھر سب کی بھلائی کے لیے ایک اور نظام بھی اللہ تعالیٰ نے شہر (جسم) میں قائم کیا ہے یعنی زندگی کی کھیتی کے لیے آبیاری کا نظام قائم کر کے نہریں پورے شہر (جسم) میں بچھا دیں (خون) اس خون سے بذریعہ نالیاں (نسیں) پورا شہر (جسم) سیراب ہوتا رہتا ہے۔ ہر محلہ سے کوڑا کرکٹ لے جانے کے لیے سڑکیں (رگیں) تعمیر کی گئی ہیں تاکہ گندا مواد بروقت ٹھکانے لگایا جا سکے۔ جب سارے شہر کی گندگی ایک گٹر (بڑی آنت) میں جمع ہو جاتی ہے جو کہ گندا نالے کا کام دیتا ہے تو وہاں سے سارے شہر کی گندگی باہر پھینکی جاتی ہے۔ گندی نالی سے اگر گندگی باہر نہ نکل سکے تو تمام شہر (جسم) میں بیماریاں پھیلنا شروع ہو جاتی ہیں، تاہم گندہ نالہ بھرنے سے پہلے ایک مددگار نظام بھی قائم کیا گیا ہے تاکہ نوبت یہاں تک نہ پہنچ سکے یعنی تمام شہر میں جا بجا سوراخ بنا دیے گئے جنہیں مسام کہا جاتا ہے (بال کی جڑ کے سوراخ) ان سوراخوں سے شہر بھر کی گندگی باہر کی جانب (جسم کی بیرونی کھال) دھکیل دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ شہر (جسم) کی دیواروں

میں جا بجا منہ کھلے رہتے ہیں۔ شہری آبادی کے رئیس اعلیٰ (دماغ) کے لیے خصوصاً اور عام طبقہ (تمام اعضا) کے لیے تازہ ہوا اور آکسیجن کی آمد ورفت کے لیے ایسا چھلنی نما راستہ بنایا گیا ہے کہ آنکھ سے نظر نہ آنے والا ذرہ بھی وہاں سے اندر نہیں گھس سکتا (ناک کے اندر باریک بالوں کی موجودگی) چنانچہ ناک کے راستے تازہ ہوا اہل محلہ کے مکینوں (جسمانی اعضا) کو ہر لمحہ میسر آتی رہتی ہے۔ پورے شہر میں بجلی کے تاروں کی طرح باریک جال بچھا دیا گیا ہے جو آن واحد میں) ڈپٹی کمشنر یعنی دماغ کو ٹیلی فون کر کے ہنگامی حالت کا اظہار کر دیتا ہے اور یوں دماغ اپنی مسلح افواج (نسوں کے ذریعہ) کو دشمن (بیماری) کی سرکوبی کے لیے بھیج دیتا ہے۔ سارے شہر (جسم) کے منتظمین کا ہیڈ کوارٹر دماغ ہے۔ بوقتِ ضرورت دماغ انہیں تیز ترین سواری (ریڑھ کی ہڈی میں نسوں کا جال) پر بٹھا کر شہر کے دور دراز حصوں میں پہنچا دیتا ہے جہاں دنگا فساد یا بغاوت ہو رہی ہو۔

بقیہ: حصولِ علم کے لیے ضروری آداب

(ترجمہ) حضرت معاذؓ نے کہا ہے کہ علم کو اپنے اوپر لازم پکڑو کیونکہ اس علم کا طلب کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت ہے اور اس علم کو پہچاننا خشیت یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے اور علم سے بحث کرنا جہاد ہے اور اس علم کو کسی ایسے شخص کو پڑھانا جو اس کو نہیں جانتا صدقہ ہے اور اس علم کا باہم مذاکرہ کرنا تسبیح ہے اور اسی علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو پہچانا جا سکتا ہے اور اسی کی عبادت کی جا سکتی ہے اور اسی علم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی و عظمت اور اس کی توحید کو معلوم کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس علم کے ذریعہ بہت سی اقوام کو بلند کر دیتا ہے اور ان کو دوسرے لوگوں کے لیے قائد اور پیشوا بنا دیتا ہے اور لوگ ان کے ساتھ ہدایت پاتے ہیں اور ان کی رائے کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

یہ تمام دینی علوم کی خصوصیات ہیں جس کے ذریعہ خداشناسی و خودشناسی انسان کو نصیب ہو سکتی ہے اور جس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے حقوق اور انسانوں کے حقوق ادا کرنے کا اہل بن سکتا ہے اور تمام انسانیت کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے۔

واللہ الموفق والمعین